حسبی اللہ لا الہ الا ہو

للہ الحمد کہ کتاب لاجواب کاشف حالات بزرگان چشتیہ موسوم بنام نامی

تاریخ اولیاء

معروف بہ

لطائف الحمید

مؤلفہ عالم باعمل فاضل اجل مولانا مولوی عبد الاول دام فیضہم

بمطبع [illegible] دہلی
در [illegible] مطبوع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد والہ واصحابہ واتباعہ اجمعین بعد حمد وصلوۃ کے فقیر پُرتقصیر امیدوار عفو رب قدیر عبد الاول جونپوری بن حضرت مولانا کرامت علی صاحب قدس سرہٗ - خدمت مین والیان اقلیم دانش وفرمانروایان کشور بینش کے بعد سلام مسنون الاسلام کے عرض پرداز ہے کہ بہت دنون سے اس فقیر کو یہ خیال تھا کہ چیدہ احوال انبیاء ومرسلین وصلحاء

اولین و علماء پیشین کہ جنکی اکثر ارباب لیاقت و اصحاب خبرت و فراست کو ضرورت ہوا کرتی ہے اگر کتب معتبرہ سے علی سبیل الاختصار انتخاب کر کے ہدیۂ ناظرین کیا جاوے تو موجب انتباہ خاص و رفاہ عام ہوگا - اور یہ بھی خیال مین تھا کہ کوئی ایسا نام رکھا جاوے کہ اسم سے حال مسمّٰی بے تامل متبادر ہو الحمد للہ والمنہ کہ بعنایت ایزدی بہت قلیل زمانے مین گوہر مقصود ہاتھہ آیا یعنے اثنار کتب بینی مین مضامین مرکوزۂ خاطر کتب مندرجۂ ذیل سے انتخاب کر کے یکجا کر دیا -

مین اپنے اس دو مہینے کے رفیق کو بنام **لبّ التواریخ** موسوم کر کے مہجور الوصال ہوا - اس نتیجۂ عرق ریزی کا نام باعتبار سنہ تالیف **تاریخ اوّلین** ہے -

ناظرین !! - اگر آپ کسی جگہ غلطی یا بھول چوک پاوین اصلاح فرماوین یا دامن عفو

ماخذ کتاب ہذا

(۱) تاریخ الخلفا - از امام جلال الدین سیوطیؒ -
(۲) مسامرات الابرار - از حضرت محی الدین بن العربی
(۳) نزہتہ المجالس - از شیخ عبدالرحمن شافعی -
(۴) بدائع زہور -
(۵) کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون
از ملا کاتب چلپی -

آغاز مقصود

جاننا چاہئے کہ حضرت محی الدین بن العربی نے مسامرات مین لکھا ہے کہ ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم آدمؑ کے پانچہزار پانچسو چھہتر سال کے بعد پیدا ہوئے -

کلبی نے اس کلام کی تفصیل یون بیان کی ہے کہ آدمؑ کے بارہ سو برس (۱۲۰۰) بعد نوحؑ پیدا ہوئے

نوح علیہ السلام کے گیارہ سو برس (۱۱۰۰) بعد ابراہیمؑ پیدا ہوئے

ابراہیم علیہ السلام کے پانچسو پچھتر برس (۵۷۵) بعد موسیٰؑ پیدا ہوئے

موسیٰ علیہ السلام کے گیارہ سو اوناسی برس (۱۱۷۹) بعد داؤدؑ پیدا ہوئے

داؤد علیہ السلام کے تیرہ سو پینسٹھ برس (۱۳۶۵) بعد عیسیٰؑ پیدا ہوئے

عیسیٰ علیہ السلام کے چھ سو برس (۶۰۰) بعد جناب خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

واقدی نے کہا کہ آدم علیہ السلام کے دنیا میں تشریف لانیکے چار ہزار چھ سو برس (۴۶۰۰) بعد پیدایش محمد ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب کی ہوئی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

محمد ابن اسحٰق نے کہا کہ بعد نزول آدم علیہ السلام کے

۵۴۲۶
پانچہزار چار سو چھبیس برس بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے

۵۶۰۰
وہب ابن منبہ نے کہا کہ نزول کے پانچہزار چھہ سو برس کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

۱۲۰۰
محمد ابن اسحٰق نے کہا کہ آدمؑ کے بارہ سو برس کے بعد نوحؑ پیدا ہوئے۔

۱۱۴۲
نوحؑ کے گیارہ سو بیالیس برس بعد ابراہیمؑ پیدا ہوئے۔

۵۷۵
ابراہیمؑ کے پانچسو پچھتر برس بعد موسیٰؑ پیدا ہوئے۔

۵۶۹
موسیٰؑ کے پانچسو انہتر برس بعد داوٗدؑ پیدا ہوئے۔

۱۳۶۵
داوٗدؑ کے تیرہ سو پینسٹھ برس بعد عیسیٰؑ پیدا ہوئے۔

۶۰۰
عیسیٰؑ کے چھہ سو برس احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

فارس کے مجوسیون کی تاریخ مین ہے کہ بعد نزول آدم کے
چار ہزار ایکسو بیاسی برس دس ماہ اور انیس یوم کے بعد احمد
مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائیش ہوئی۔

اصحاب[ع] ریحان کی تاریخ مین ہے کہ طوفان نوح کے
تین ہزار سات سو پچیس برس فارسی اور تین سو اونچاس
دنون کے بعد ہجرت واقع ہوئی۔

تاریخ یہودین ہے کہ چار ہزار چھ سو بیالیس سال طوفان
کے بعد ہجرت واقع ہوئی۔

تاریخ نصارائے یونان مین ہے کہ پانچہزار سات
سو بہتر سال اور چند مہینے طوفان کے بعد ہجرت واقع
ہوئی۔

ع یہ لوگ صاحب ایمان نہ تھے۔

انبیاء علیہم السلام کے مختصر حالات

از آدم تا بہ ہجرت

مورخون نے ذکر کیا ہے کہ عمر آدم علیہ السلام کی ایک ہزار سال کی تھی۔

بعضون نے کہا کہ نوسو تیس سال کی تھی۔

اور **بعضون** نے کہا کہ آٹھ سو سال کی تھی۔

بدائع زہور مین ہے کہ ثعلبی نے کہا کہ اللہ تعالی نے جب خمیر آدم علیہ السلام کا تیار کیا تو چالیس سال تک اُسپر بارش ہموم وغموم کی برسائی۔ پھر اُسپر ایک سال تک سرور و فرح کی بارش برسائی۔ اسیلیے غم زیادہ ہوا کرتا ہے فرح سے اور حزن زیادہ ہوا کرتا ہی سرور سے۔

وہب ابن منبہ نے کہا کہ پہلے جسنے افشار سلام کیا وہ آدم ہیں ۔ مابین آدم و حوا علیہما السلام کے پانچسو سال تک جدائی تھی ۔

شیث علیہ السلام

شیث ابن آدم کی عمر سات سو بارہ سال کی تہی ۔
شیث کے معنے عبداللہ کے ہیں اور یہ لفظ سریانی ہے
ہابیل کے قتل کے ایکسو برس بعد شیث علیہ السلام پیدا ہوئے ۔
جسوقت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا اُسوقت شیث علیہ السلام چارسو سال کے تھے ۔
بدائع زہور ہیں ہے کہ شیث علیہ السلام نوسو سال زندہ تھے ۔

انوش ابن شیث کی عمر سات سو پینسٹھ سال کی تہی-
قینان ابن انوش کی عمر سات سو بیس سال کی تھی-
قینان نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا جسکا نام عطنوک
تھا اسی سے مہلائیل پیدا ہوئے - ۱۲
مہلائیل ابن قینان کی عمر آٹھ سو پچانوے سال
کی تھی - ۱۲
برد ابن مہلائیل کی عمر نو سو باسٹھ سال کی تھی-
برد ہی کے زمانے مین بت بنائے گئے - ۱۲

ادریس پیغمبرؑ

ادریسؑ ابن برد تین سو پچاس سال دنیا مین رہکر آسمان
پر گئے
ادریسؑ کے باپ (برد) بعد ادریس کے آسمان پر جانے

کے چار سو پینتیس سال زندہ تھے۔

بعضوں نے کہا کہ جسوقت ادریس علیہ السلام آسمان پر گئے اُسوقت وہ چار سو پینسٹھ سال کے تھے۔

وہب ابن منبہ نے کہا کہ ادریس علیہ السلام جب آسمان پر گئے اُسوقت وہ تین سو پینسٹھ سال کے تھے۔ ۱۲

متوشلخ ابن ادریس نو سو بیاسی سال زندہ تھے۔ ۱۲

حضرت نوح علیہ السلام

پیدایش نوح علیہ السلام کی بعد وفات آدم علیہ السلام کے آٹھ سو چھتیس سال کے ہوئی۔

نوح علیہ السلام جسوقت پیغمبر ہوئے۔ اُسوقت انکی عمر چار سو اسی سال کی تھی۔ اور جسوقت کشتی پر سوار ہوے اسوقت اُنکی عمر چھ سو سال کی تھی۔ اور بعد طوفان کے تین

سو پچاس برس زندہ تھے -

بعضون نے کہا کہ جب پیغمبر ہوے اُسوقت پچاس سال کے تھے -

کسائی نے کہا کہ جب نوح علیہ السلام نے کشتی بنانے کا ارادہ کیا تو پروردگار نے اُنکے پاس وحی بھیجی - کہ عوج بن عنق سے کہو کہ تمہارے لیے وہ لکڑی لا دے - عوج بن عنق نے تمام لکڑیان ایک بار کوفہ سے حیرہ تک لاکر پہونچا دین - حیرہ ایک گاؤن بغداد کے قریب ہے - فرمایا ابن عباس رض نے کہ کشتی نوح ع کی ایکہزار گز لمبی اور چھہ سو گز چوڑی اور تین سو گز بلند تھی

روایت ہے کہ چالیس برس تک نوح علیہ السلام کشتی بنانیمین مصروف تھے - اور کشتی مین حضرت

نوح علیہ السلام کے ہمراہ چالیس مرد اور چالیس عورتین تھین۔ اور پہلے طبقہ مین آدمیونکو اور دوسرے مین جانورون کو رکھا تھا۔

سب کے بعد کشتی مین گدھا داخل ہوا۔

نوحؑ نے آدم و حوا علیہما السلام کے نعش کو بھی ایک تابوت مین رکھکر کشتی مین اپنے ہمراہ لے لیا تھا۔

جسوقت اونکا انتقال ہوا اوسوقت عمر اونکی ایک ہزار سال کی تھی۔

قران شریف مین ہے کہ نوحؑ اپنی قوم مین نوسو پچاس سال تھے

اور کشتی نوحؑ کی پانی پر ایک سو پچاس روز تک تھی۔

اور سام بعد نوح کے چھ سو سال تک زندہ تھے

صالح علیہ السلام کا نسب



صالح بن عبید بن اسعف بن ماسح بن عبید بن حاذر
ابن ثمود بن جابذ بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام
یہہ موافق غرایب محی الدین بن العربی کے ہے۔
صالح علیہ السلام کا جسوقت انتقال ہوا اوسوقت عمر اُنکی
اٹھاوّن سال کی تہی۔
رشیمہ نے ذکر کیا کہ صالح علیہ السلام دو سو اسی سال
زندہ تھے۔

ذکر ہود پیغمبر علیہ السلام

بدائع زہور میں ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضؓ کے پاس

ایا- آپ نے اوس سے پوچھا کہ تم کس ملک کے رہنے
والے ہو- اسنے کہا مین حضرموت کا رہنے والا ہون -
جویمن کے قریب ہے -آپنے اوس سے پوچھا کہ ھود
کی قبر کا حال بھی جانتے ہو- اوسنے کہا- ہان عہد جوانی
تین اپنے دوستون کے ہمراہ مین سیر کرتا ہوا ایک اونچے
پہاڑ کے پاس جا پہونچا- ایک غار نظر آئی اسمین ہملوگ
داخل ہوئے اوس غار مین ایک سونیکا تخت تھا جسپر
ایک مردہ لیٹا ہوا کہ جسکا کفن بالکل بوسیدہ تھا-
بتامل مینے دیکھا تو اُس شخص کی بڑی بڑی انکھین تہین-
اور دونون ابرو ملے ہوے اور دونون رخسار سے
بہت صاف اور دونون لب باریک اور لمبی داڑہی تہی
اور اوس شخص کے سر کے نیچے ایک سفید تپھر رکھا تھا-

اور اوس پتھر پر یہ عربی عبارت لکھی تھی۔

هٰذا هود نبی الله علیه السلام بعث الی قوم عاد فکذبوه فاخذهم الله بالریح العقیم فلم یبق منهم احدًا۔

ابراہیم علیہ السلام کا نسب

ابراہیم بن تارخ (آزر) بن ناحور بن ساروغ بن رغو بن فالع بن عابر (ہود) بن شالخ بن ارفخشد بن سام۔

جسوقت نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تہا اُسوقت ابراہیم علیہ السلام کی عمر تیس سال کی تہی۔ اور قبل آگ میں ڈالنے کے ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے تیرہ سال تک قید رکہا تھا۔

جسوقت ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا اُسوقت

عمر اُنکی ایک سو پچہتر سال کی تھی۔

جسوقت حضرت سارہ کا انتقال ہوا اُسوقت عمر اُنکی ایک سو اُنتیس سال کی تہی۔

نسب اسمٰعیل پیغمبرؑ

اسمٰعیل ابن ابراہیم ابن آزر۔

عمر اسمٰعیل علیہ السلام کی ایک سو سینتیس سال کی تہی۔ اور قبر اونکی حطیم مین ہے۔

عمر اسحٰق پیغمبرؑ

اسحٰق ابن ابراہیم علیہ السلام ایک سو اسّی سال زندہ تھے

یعقوب پیغمبرؑ

یعقوب ابن اسحٰق ابن ابراہیم علیہم السلام ایک سو سینتالیس سال زندہ تھے۔ مورخین نے ذکر کیا ہے کہ تمام

انبیا یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے تھے - مگر گیارہ نبی کہ نام اُنکے یہ ہیں نوح - ہود - صالح - لوط - ایوب - شعیب - ابراہیم - اسمعیل - اسحق - عیسی - محمد - صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم اجمعین -

یوسفؑ

یوسف ابن یعقوب ابن اسحق ابن ابراہیم علیہم السلام یوسف علیہ السلام تین روز تک کوئے میں تھے اُنپر چالیس عورتیں فریفتہ ہو گئی تہیں جنمیں سے نو عورتیں بسبب عشق کے ہلاک ہوئیں - یوسفؑ چھہ برس قید خانہ میں تھے زلیخا چالیس سال تک بعد نکاح کے یوسفؑ سے ہمصحبت تہیں اور اُنکے دو لڑکے حضرت یوسفؑ سے ہوئے جنکا نام افرایم و منشا تھا -

بعضون نے افراثیم بزیادت شین منقوطہ لکھا ہے
عمر حضرت یوسف علیہ السلام کی اکیسویں سال کی تھی
جسوقت اُنکے بھائیون نے اُنہین بیچا تھا اُسوقت عمر
اُنکی سترہ سال کی تھی - اور وہ اپنے باپ حضرت
یعقوب سے چوبیس سال جدا تھے - اور سلمان
فارسی نے کہا کہ مدت فراق چالیس سال تھی - اور
فرمایا حسن نے کہ اسّی سال تھی - اور کہا محمد ابن اسحق
نے کہ اٹھارہ سال تھی -

نسب حضرت ایوبؑ کا

ایوب ابن مصوص ابن رازح ابن عیص ابن اسحق ابن ابراہیم
علیہم السلام - یہ ترتیب نسب کی موافق قول وہب ابن
مُنبّہ کے ہے -

اور بعضون نے اُنکے نسب شریف کو اسطرحپر ذکر کیا ہی

ایوب ابن عوص ابن رعویل ابن عیص ابن اسحق

ابن ابراہیم علیہ السلام ۔

اونکی بی بی کے نام مین اختلاف ہے ۔ بعضون

نے کہاکہ وہ الیا بنت یعقوب ابن اسحق ہین ۔

اور بعضون نے کہاکہ نام اُنکا رحمتہ بنت افرائیم ابن

یوسف ابن یعقوب ابن اسحق ہے ۔

سدی نے کہاکہ نام اُنکا رحمتہ ہے ۔

اور ایوب علیہ السلام کی مان لوط علیہ السلام کی بیٹی

تھین ۔

بدائع زہور مین ہے کہ ایوب علیہ السلام کے پانچ بیٹے

حومیل و مقیل و رشاد و رشید و بشیر تھے ۔

وہب ابن منبہ نے کہا کہ ایوب علیہ السلام تین
سال تک بیمار تھے اور بدائع میں ہے کہ سات
سال بیمار تھے - محمد ابن جریر طبری نے کہا کہ ایوب
علیہ السلام ترانوے سال زندہ تھے - اور بعضوں نے
کہا دو سو دس سال تک زندہ تھے - بدائع میں ہے
کہ تہتر سال زندہ تھے - اور بعضوں نے کہا اکیسو سال
زندہ تھے

نسب شعیب پیغمبر کا

شعیب ابن صفوان ابن غابر ثابت ابن مدین ابن ابراہیم
ابن اسحق نے یوں روایت کی ہے کہ شعیب ابن میکائیل
مدین کی اولاد سے ہیں -
موورخوں نے کہا کہ نام شعیب پیغمبر کا تروں تھا - اور دادی

اُنکی لوط علیہ السلام کی بیٹی تھین - اور بعضون نے کہا کہ وفات حضرت شعیب کی مکہ مکرمہ مین ہوئی - اور وہ نابینا تھے - مگر تعداد عمر کا پتہ نہین چلتا کہ وہ کتنے دنون زندہ تھے

نسب حضرت خضر ع کا

خضر ابن ملکان ابن قالع ابن عابر ابن شالخ ابن ارفخشد ابن سام - طبری نے کہا کہ نام اُنکا خضر تھا - اور بعضون نے کہا کہ نام اُنکا بلیا ر تھا - اور وہب نے کہا کہ نام اُنکا اوریار ابن حلقیا ر تھا اور ہارون کے خاندان سے تھے - اور بعضون نے کہا کہ نام اُنکا خضرون تھا - محمد ابن اسحق نے کہا کہ خضر نبی بعد شعیب علیہ السلام کے بنی اسرائیل کیطرف مبعوث ہوئے تھے -

انکی نبوت مین علمار نے اختلاف کیا ہے۔
عرائس زہور مین ہے کہ سدی نے کہا کہ علماؤن نے
خضرؑ کے نسب مین اختلاف کیا ہے۔
ابن عباس نے فرمایا کہ وہ شالخ ابن ارفخشد ابن سام
ابن نوحؑ کی اولاد سے ہین۔ اور ابن اسحٰق نے کہا کہ وہ
عیص ابن اسحٰقؑ ابن ابراہیمؑ کی اولاد سے ہین۔ اور
نقاشؒ نے کہا کہ وہ فرعون کے بیٹے ہین۔ لیکن
طبریؒ نے اس قول کو باطل کیا ہے۔ اور بعضون
نے کہا کہ خضر وہی الیسع (الیاسؑ کے دوست) ہین
اور یہ قول مرجوح ہے۔ اور بعضون نے کہا کہ خضرؑ کا نام
ارمیار ہے اور یہ قول مرجوح ہے۔ اور استاذ حافظ
ابو القاسم عبداللہ ابن الحسن ختعمی نے کتاب التعریف

مین کہا کہ خضر عامیل بادشاہ کے لڑکے ہین - اور عامیل عیص ابن اسحق کی اولاد سے تھے - شیخ ابو بکر ابن العربی نے کہا کہ خضر نے ایک سو سال کے ہو کر انتقال کیا - ابن اسحق اور ابو بکر بن ابی الدنیا نے کتاب الہواتف مین روایت کی ہے کہ جسکا مفہوم یہ ہے کہ خضر زمانۂ دجّال تک زندہ رہین گے -

وہب ابن مُنبہ نے کہا کہ نام خضر کا ایلیا ر اور کنیت اُنکی ابو العباس ہے - شیخ ابو بکر ابن العربی نے کہا کہ خضرؑ نے ایکسو سال زندہ رہکر انتقال فرمایا - بخاری اور اہل حدیث کا بھی اس کلام پر اتفاق ہے -

جمہور علماؤن کی یہ راے ہے کہ وہ نبی تھے اور بعض علماؤن کی یہ راے ہے کہ وہ نبی اور رسول دونون تھے

اوپر وحی نازل ہوتی تہی اور چند علماؤنکی یہ رائے ہے
کہ وہ مرد صالح تھے لیکن نبی نہ تھے۔ صحیح قول یہ ہے
کہ وہ نبی تھے اور رسول نہ تھے۔ اسی قول کو علماؤن
نے ترجیح دی ہے۔ عمرو ابن دینار نے فرمایا ہے
کہ خضر اور الیاس جب تک کہ دنیا مین قرآن شریف
موجود رہیگا اُسوقت تک زندہ رہینگے۔
ابن عباس نے فرمایا کہ خضر اور الیاس ہر سال عرفات
مین ملتے ہین۔ اور ایک دوسرے کا سر مونڈتے ہین
اور بال کو ساتھ اپنے لیجاتے ہین۔
مسامرات مین ہے کہ نہر آبحیات سے اُنہون نے کچھ
پانی لاعلمی مین پی لیا تھا لہذا وہ ابتک زندہ ہین۔ یہ
روایت صاحب کتاب اخبار الزمان نے طبری سے کی ہے

نسب موسی و ہارون کا

موسی اور ہارون علیہما السلام دونون عینی (حقیقی) بہائی تہے - باپ اون دونون صاحبون کے عمران ابن یصہر ابن فاہث ابن لاوے ابن یعقوب ابن اسحق ابن ابراہیم ہین - اور اُنکی مان کا نام لوخابنت ہانہ ابن لاوے ابن یعقوب ہی - بعضون نے کہاکہ نام انکی مان کا یوحانذ ہی ابن اسحق نے کہاکہ نام اُنکا یخبیب ہے -

اور بعضون نے کہاکہ نام اُنکا لوخابنت حانذ ہے -

جسوقت موسی علیہ السلام نے قبطی کو مارا تہا اُسوقت انکی عمر اکتالیس سال کی تہی - اور وہ مدین مین اڑتالیس سال رہے -

اونکی شادی ہوئی صفورا بنت شعیب سے اور اُنہون نے

گیارہ ماہ تک دعوت اسلام کی فرمائی۔

ہارون علیہ السلام کی عمر ایک سو سترہ سال کی تھی۔

موسیٰ علیہ السلام کی عمر ایکسو بیس سال کی تھی۔

موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع ابن نون خلیفہ ہوئے۔

ابن اسحق نے کہا کہ نبوت موسیٰ علیہ السلام کی اونکی حیات ہی میں یوشع ابن نون کو دی گئی۔

نسب یوشع ابن نون فتی موسیٰ کا

یوشع ابن نون ابن افرائیم ابن یوسف ابن یعقوب ابن اسحق ابن ابراہیم۔

یوشع علیہ السلام نے بعد موسیٰ ؑ کے جہاد کرنا شروع کیا۔ پروردگار نے اُن کے ہاتھ تیس شہروں کو فتح کرایا۔ اور اونہوں نے تیس بادشاہوں کو قتل کیا۔

عمر انکی انکیسو دس سال کی تھی - اور وہ اٹھائیس سال بنی اسرائیل کی درستگی مین مصروف تھے اور انہون نے اپنا خلیفہ ایک مرد صالح کو بنایا - جسکا نام غالب ابن یوقنا تھا -

ذکر حزقیل علیہ السلام کا

طبری نے ذکر کیا کہ مورخون نے اسمین اختلاف نہین کیا کہ بعد یوشع کے انکا خلیفہ غالب ابن یوقنا تھا - بعد اُن کے حزقیل ابن یوقنا خلیفہ ہوئے

نسب حضرت الیاس کا

طبری نے کہا کہ جب حزقیل علیہ السلام کا انتقال ہوا تو بنی اسرائیل عبادت خدا سے منحرف ہوکر بتون کو پوجنے لگے - اسوقت پروردگار نے الیاس

علیہ السلام کو نبی کر کے اون لوگون کے پاس بھیجا۔

الیاس ابن عیزار ابن ہارون ابن عمران ابن لصہر ابن فاہث ابن لاوے ابن یعقوب ابن اسحٰق ابن ابراہیم علیہ السلام۔

بعضون نے کہا کہ وہی ادریس علیہ السلام ہین۔ اور وہ آسمان پر ہین۔

ذکر الیسع علیہ السلام کا

الیسع ابن اخطوب علیہ السلام الیاس علیہ السلام کے شاگرد تھے۔

ذکر شمویل علیہ السلام کا

شمویل علیہ السلام جب چالیس سال کے ہوئے پروردگار نے

اونکو نبی کیا۔ حضرت شمویل کے باپ کا نام یالا ہے
اور بعضون نے کہا ہلقیا ہے۔
شمویل علیہ السلام باون سال زندہ تھے۔ اور وہ
بنی اسرائیل کی ہدایت مین گیارہ سال مصروف تھے

ذکر داؤد علیہ السلام کا

داؤد ابن بالس ابن عوبال یہوذا کی اولاد سے ہین۔
بہتر قسم کی آواز سے زبور پڑہتے تھے۔
داؤد علیہ السلام کے نناوی بیبیان تہین اور وہ اکیسو سال
تک زندہ تھے۔ بادشاہت داؤد علیہ السلام کی چالیس
سال تک تہی۔
اون کے جنازہ مین چالیس ہزار راہب یعنے علمار
بنی اسرائیل شریک تھے۔

ذکر سلیمان علیہ السلام کا

جب سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داؤد علیہ السلام کے بعد بادشاہت کے متولی ہوئے۔ اُسوقت عمر اونکی بارہ سال کی تھی۔
ہوا۔ اور آدمی۔ اور جن۔ وغیرہا اونکے مسخرات سے تھیں۔
سلیمان علیہ السلام نے چار سال بادشاہت کر کے بیت المقدس کی بنا ڈالی اور بعد سات سال کے اُس سے فراغت حاصل کر لی۔
جب اونکی بادشاہت کو پچیس سال کا زمانہ گزرا تب اون کے پاس سبا کی رانی جسکا نام بلقیس تہا آئی
حضرت سلیمان علیہ السلام باون سال زندہ تھے۔

سلیمان علیہ السلام کے بعد اونکے بیٹے راخیم نے سترہ سال بادشاہت کی۔

ذکر حضرت شعیار و ارمیار کا

حضرت شعیار و ارمیار و صدلقیا علیہم السلام کی عمر و وفات کا پتہ نہین لگتا۔ لیکن اسقدر کتب معتبرہ سے البتہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بنی اسرائیل سے تھے مسامرات مین ہے کہ ملک اور بادشاہت داؤد اور اُن کے بیٹو نمین چارسوترین سال تک قائم رہا۔ ابن اسحق نے کہا کہ ارمیار وہی خضر ہین۔

ذکر دانیال پیغمبر کا

کتب تواریخ مین مذکور ہے کہ ابو موسی اشعری (صحابی) نے دانیال علیہ السلام کی قبر سوس مین پائی تھی۔

اونکو قبر سے نکال کر عمدہ کفن پہنا کے پھر دفن کر دیا۔

ذکر عزیر علیہ السلام کا

عزیر علیہ السلام کی نبوت مین اختلاف ہے۔

مسامرات مین ہے کہ وہ علماء بنی اسرائیل سے تھے نبی نہ تھے۔ **عقبی** نے کہا کہ خبر دی مجھے ابوالفرج نصر ابن الفرج حنبلی نے مکہ مین۔ اور مین اُنسے کتاب سنن ابی داؤد سنتا تھا۔ جب ذکر عزیر علیہ السلام کا آیا۔ تب فرمایا اُنہون نے کہ انکا نام انبیاؤن کے دفتر سے مٹا دیا گیا۔ اونکا ذکر انبیاؤن مین نہین کیا جاتا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی پیدائش سے عزیر

علیہ السلام کی وفات تک پانچسو چونسٹھ ۵۶۴ سال ہوئے حضرت عزیر علیہ السلام چالیس سال بنی اسرائیل کی ہدایت مین مصروف رہے۔

ذکر یونس پیغمبر کا

یونس بن متی علیہ السلام اہل نینوی کیطرف مبعوث ہوئے تھے۔ اور اُنکے مبعث مین اختلاف ہے بعضون نے کہاکہ سلیمان علیہ السلام کے بعد مبعوث ہوے اور بعضون نے کہاکہ بعد الیاس کے اور بعضون نے کہاکہ بعد شعیب علیہ السلام کے۔

ذکر زکریا پیغمبر کا

زکریا ابن برخیا سلیمان علیہ السلام کی اولاد سے ہین اور بعضون نے کہاکہ زکریا کے باپ کا نام اذن تھا۔

یاد رہے کہ زکریا اور عمران مریم کے باپ دونون ساڑہو تھے یعنے ایک بہن سے زکریا نے شادی کی اور دوسری سے عمران نے ۔ اسیواسطے کفیل مریم کی پرورش کے زکریا علیہ السلام ہوئے ۔ کیونکہ عمران علیہ السلام کا انتقال ہو چکا تہا۔ کلام پاک وکفلہا زکریا سے اسیطرف اشارہ ہے۔

زکریا علیہ السلام جب بہت ضعیف ہوسے تو اونکو خداوند کریم نے فرزند عنایت فرمایا۔ جسکا نام یحییٰ تھا۔

ذکر یحییٰ علیہ السلام کا

یحییٰ اور مریم علیہما السلام دونون خالہ زاد بہائی بہن تھے یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ کے خالہ زاد مامون تھے ۔

عیسے علیہ السلام حضرت یحیے کی پیدایش کے
تین سال بعد پیدا ہوئے - اور بعضون نے کہا
تین سال چھہ ماہ بعد پیدا ہوئے -
حضرت یحیے ابن زکریا ملک سابور مین پیدا ہوئے
اور پیدایش انکی سکندر کے تین سو تین سال بعد
واقع ہوئی -
سدی نے کہا کہ یحیے ابن زکریا فلسطین مین
ذبح کیے گئے - اُنکے اعضا سب جسم سے کاٹکر
علیحدہ کر لیے تھے - چنانچہ - جسد انکا فلسطین
مین اور سر مبارک شام مین اور دونون ہاتھ اُنکے
بیروت مین اور دونون پانون صیدا مین مدفون
ہین -

ثعلبی نے کہا کہ یحیےٰ علیہ السلام کی عمر پنچانوے
سال کی تھی۔
قتادہ نے کہا کہ بخت نصر بابلی نے جب یحیےٰ ع
کے خون کو زمین پر جوش مارتے دیکھا تو یحیےٰ ع
کے عوض میں اُسنے ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا۔
یہانتک کہ جوش اُسکا موقوف ہوگیا۔

قصہ

ایک بادشاہ بنی اسرائیل نے یحیےٰ علیہ السلام سے
کسی عورت کی شادی کرنے کا مشورہ کیا تہا۔ اُنہون نے
فرمایا کہ وہ زانیہ ہے۔ عورت نے حیلہ سازی کر کے
یحیےٰ علیہ السلام کو بادشاہ سے قتل کرایا۔
بہت دنون تک زمین پر اونکا خون جوش مارتا تہا

خروش بادشاہ بابل نے بنی اسرائیل کے بادشاہ پر جوکہ قاتل یحییٰ تہا-چڑہائی کی- تو یحییٰ علیہ السلام کے خون کو دیکہا کہ زمین پر جوش مارتا ہے-
چونکہ بادشاہ بابل (خروش) اس قصہ سے واقفیت رکہتا تہا- لہذا اُسنے یحییٰ علیہ السلام کے انتقام مین بہت لوگون کو مار ڈالا- اور بیت المقدس کو ویران کردیا-

ذکر عیسیٰ علیہ السلام کا

عیسیٰ ابن مریم بنت عمران علیہ السلام سکندر کے تین سو تین سال بعد پیدا ہوئے-
بعضون نے کہا تین سو انیس سال بعد پیدا ہوئے
عیسیٰ علیہ السلام کی مان حضرت مریم سلیمان علیہ

السلام کی اولاد سے تہین۔

روضۃ الریاحین مین لکھا ہے کہ عیسے علیہ السلام اپنی مان کی ناف سی پیدا ہوے۔

عقائق مین ہے کہ عیسی علیہ السلام کی مان نے انکے آسمان پر جانے کے قبل انتقال فرمایا۔

مسامرات مین ہے کہ بعد عیسے علیہ السلام کے اونکی والدہ حضرت مریم چھہ ماہ تک زندہ تھین۔

جبوقت عیسے علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی اُسوقت وہ تیس سال کے تھے۔ اور نبوت انکی تین سال تھی۔

شب قدر کو بیت المقدس سے عیسے علیہ السلام آسمان پر تشریف لیگئے

وہب نے کہا کہ تین گھنٹہ تک روح اُنکی مسلوب تھی بعد اسکے آسمان پر بلا لیے گئے۔

چونکہ عیسے علیہ السلام تین سال یحییٰ علیہ السلام سے چھوٹے تھے اور یحییٰ علیہ السلام سکندر کے تین سو تین سال بعد پیدا ہوئے۔ تو اس حساب سے عیسے علیہ السلام تین سو چھہ سال بعد پیدا ہوئے اور جنہوں نے کہا کہ تین سو نیس سال بعد پیدا ہوئے اگر یہ قول صحیح ہو تو یہ کہنا کہ عیسےٰ علیہ السلام حضرت یحییٰؑ سے تین سال چھوٹے تھے غلط ہوگا۔

اور جنہوں نے یہ کہا ہے کہ عیسےؑ یحییٰؑ سے تین سال چھوٹے تھے۔ اگر یہ قول صحیح ہو تو یہ کہنا کہ عیسےؑ سکندر کے تین سو تین سال بعد پیدا ہوئے۔ غلط ہوگا

الحاصل یہ مقام غور ہے۔

ذکر اصحاب کہف کا

سدی نے کہا کہ کہف ایک غار ہے اوس پہاڑ
مین جسمین وہ لوگ رہتی تھے اور رقیم ایک تختی رصاص
کی ہے۔ جسپر اصحاب کہف کے نام اور اُنکے
قصے لکھے ہوے ہین اور وہ تختی اس غار کے
دہانہ پر رکہی ہوئی ہے

وہب ابن مُنبہ نے کہا کہ اصحاب کہف اپنا سے
روم سے تھے۔ اور حضرت عیسےٰؑ کے زمانیکے
بعد اُنلوگون کا زمانہ تھا۔ جس شہر مین وہ لوگ
رہتے تھے اسکا نام افسوس تھا۔
بعد اشاعت اسلام کے لوگون نے اُس شہر کا نام

ترموس رکہا۔

اصحاب کہف کے کتے کا نام قطمیر تھا۔ اور وہ ابلق سیاہ وسفید تھا۔

جسوقت دقیانوس کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اصحاب کہف اُسے خدا نہیں جانتے اُسوقت وہ اُن لوگون کی تلاش کیواسطے چلا۔ جب اُس غار مین جہان وہ رہتے تھے داخل ہوا تو اُن لوگونکو سوتا پاکر غار کا مُنہ بند کرا دیا

تین سو نو برس تک وہ لوگ بدستور سوتے رہے اسکے بعد بیدار ہوئے۔ انمین سے تملیخا ابن قسطین دقیانوسی سکے لیکر ہمراہ اُس راعی یعنے چرواہے کے جو بسبب بارش کے اُس غار مین آکر چھپ رہا

تھا۔ شہر افسوس میں گئے۔ جب تملیخانے شہر کے
دانپر آکر دقیانوس کے مرنے اور عیسے علیہ السلام
کے ظاہر ہونے کا حال اپنے ساتھیون سے
بیان کیا۔ تب اُن لوگون نے دعا کی کہ اللہ تعالی
ہم لوگون کی روح قبض کر لے۔ تاکہ ہم لوگون کے
حال سے کوئی مطلع نہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔
سدی نے کہا کہ وہ چھہ آدمی ہین اور ساتوان چرواہا
ہے۔ اور آٹھوان قطمیر کتا اون لوگون کا ہے۔ عزیزی
نے کہا کہ جس پہاڑ مین وہ لوگ ہین وہ ترسیس شہر کے
قریب ہے۔ اور وہ جگہہ معروف ومشہور ہے اور وہان
لوگ زیارت کیواسطے بھی جاتے ہین اور اُنکا شمار
بہت کم لوگون کو معلوم ہے۔ فرمایا اللہ تعالی نے

قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ط یعنے کم لوگ ہین جو اُنکے حال کو پوری طور سے جانتے ہین۔ فرمایا ابن عباس نے کہ مین انہین کم لوگون مین سے ہون جوکہ اونکے حال اور شمار کو پوری طور سے جانتے ہین۔

قصہ ذوالقرنین کا

بعضون نے کہا کہ ذوالقرنین ضحاک کی اولاد سے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ دارب بادشاہ اصطخر و بابل و مدائن شرقیہ کے بیٹے تھے اور اُنکے نانا نے جنکا نام فیلسوف تھا اونکی پرورش کی تھی۔ اور فیلسوف روم کا بادشاہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عکرمہؓ

نے فرمایا کہ سکندر ذوالقرنین یونان ابن یافث ابن نوح کی اولاد سے تھے اور اُنکی ناک تین بالشت لانبی تھی۔ اسی پر اُنکے جسم کو قیاس کرنا چاہیئے بعضوں نے کہا کہ وہ ایکہزار سال سے زیادہ زندہ تھے۔ انکی نبوت مین بھی مثل خضر اور لقمان کے اختلاف ہی۔ عکرمہ نے کہا کہ وہ نبی مرسل تھے۔ اور اہل بابل کیطرف مبعوث ہوئے تھے اور عیسے علیہ السلام سے تین سو سال پیشتر گذرے ہین۔

وہب ابن منبہ نے کہا کہ وہ ایک مرد صالح تھے نبی نہ تھے۔

حسن بصری نے فرمایا کہ وہ ابراہیمؑ کی دین پر

تھے اور نمرود بن کنعان سے لڑتے تھے۔
ذوالقرنین کی وجہ تسمیہ مین علماؤن نے دس وجہین
بیان کی ہین جو بوجہ اختصار کے اسجگہ فروگذاشت کی گئین
ثعلبی نے کہا کہ بنا رسد سکندری سے ہجرت
تک ایکہزار پانچسو تیس سال گزرے۔

ذکر یاجوج ماجوج کا

حسن بصری نے کہا کہ یاجوج ماجوج یافث ابن نوح
کی اولاد سے ہین۔ سدی نے کہا کہ وہ تین
قسم کے ہین۔ ایک قسم مثل کھجور کے درخت کے
لنبے ہین۔ بعضون نے کہا کہ وہ بیس گز لانبے
ہوتے ہین۔ دوسری قسم وہ ہین کہ انکا طول
وعرض برابر ہوتا ہے۔ ایک کان کو اوڑھتے

دوسرے کان کو بچھاتے ہین - اس قسم کے لوگ کسی جاندار کو زندہ نہین چھوڑتے - اور اپنی فرقہ کے مردونکو بھی کھاجاتے ہین - تیسری قسم وہ ہین کہ نہایت پست قد ہین بعض ایک بالشت کا اور بعضے دو بالشت کے ہوتے ہین - اونمین سے کوئی بغیر ایکہزار اولاد دیکھے ہوے نہین مرتا - اور بسبب کثرت کے اُنکا شمار ممکن نہین - خدا اُنسے محفوظ رکھے -

قصہ اصحاب الاخدود

وہب ابن منبہ نے کہا کہ فارس کے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ بڑا ظالم و موذی تھا - شبکو حالت نشہ مین اُسنے اپنی بہن سے نکاح کیا -

اور صبحکو بعد اُترنے نشہ کے اپنی زمانہ سے کے
علماؤنکو جمع کیا اور کہا کہ ہمکو اس بات کی اجازت
دو تاکہ مین اپنی بہن کو اپنے نکاح مین رکھون
علماؤن نے اس امر قبیح کی اجازت ندی - اُسوقت
بادشاہ کی بہن نے اُسکو یہ راے دی کہ اپنی رعایا
کو خبر دو کہ اللہ تعالی نے بہنون کے ساتھہ نکاح
جائز کیا ہے - جب اُس زمانہ کے نبی کو جو اُن لوگون
کیطرف مبعوث ہوئے تھے - یہ خبر پہنچی تو اُنہون نے
اون لوگونکو اس بات سی باز رکہنا چاہا اور مانع آئے -
جب بادشاہ کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ نبی نے اس بات سی
انکار کیا ہے تو نبی کو اپنے پاس بلاکر کہا کہ تم لوگون کو
خبر کردو کہ اللہ تعالی نے بہنون سے نکاح حلال کیا ہے

لیکن نبی نے منظور نکیا اور پھر انکار کیا اور کہا کہ یہ
ہرگز حلال اور جائز نہین ہے اور ہم خدا کی جانب
جھوٹھ امر منسوب نہین کر سکتے - بادشاہ نے نبی کو مع علما کے قیدخانہ میں [illegible]

حال عوج بن عنق کا

عوج بن عنق کی عمر چار ہزار پانچسو برس کی تہی اور موسی
علیہ السلام کے زمانہ تک موجود تہا - بدائع زہورین ہے
کہ بلاد تترین ایک نہر ہے جسکا نام طائی ہے - اور
ایک بہت بڑا وسیع پل ہے - کہتے ہین کہ عوج بن
عنق کی پسلی کے ہڈی سے وہ پل بنا ہے - کسائی
نے کہا کہ علماؤن نے اس بات مین اختلاف کیا ہے
کہ طوفان کا پانی زمین پر کتنے دنون تک تہا - بعضون
نے کہا چھ ماہ اور بعضون نے کہا کہ ایک سو پچاس

دنون تک تہا - ومن شاء زیادۃ الاطلاع علی ہذا فلیرجع الی کتب القوم

شداد ابن عاد

وہب ابن منبہ نے کہا کہ شداد بن عاد بن عوص بن آدم ابن سام بن نوح کثیر الاولاد تہا - بعضون نے کہا کہ اُسکے چار ہزار لڑکے اور ہزار بیبیان تہین اور وہ ہزار سال زندہ تہا -

کہا وہب نے کہ تمام دنیا کے مالک چار بادشاہ ہوے جنمین دو بادشاہ مومن اور دو بادشاہ کافر تہے حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام اور اسکندر ذوالقرنین مومن تہے - اور شداد ابن عاد اور نمرود ابن کنعان کافر تہے - اور بعضون نے بخت نصر کو بہی ذکر کیا ہے -

کسائی نے کہا کہ تین سو برس مین شداد کی بہشت طیار کرائی تہی۔ جسقدر آدمی اُسکے ہمراہ بہشت مین داخل ہونے کو گئے۔ سبکو اللہ تعالی نے دوزخ مین بہیجدیا سدی نے کہا کہ وہ بہشت ابتک باقی ہے۔ حضرت معاویہ کے خلافت مین ایک اعرابی جسکا نام عبداللہ بن قلابہ تہا ۔ ہمہ مین بہشت شداد مین گیا تہا۔ کذا فی البدائع۔

ذوالکفل پیغمبر

عتبی نے کہا کہ ذوالکفل کو ذوالکفل اسلیے کہتے ہین کہ پروردگار نے اونکو بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ (کنعان) کے پاس بہیجا تہا۔ اُسکو ایمان سے مشرف کیا۔ اور اُسکے لیے جنت کے کفیل یعنے ذمہ دار ہوئے

اسلیے ذوالکفل مشہور ہوے۔ بدائع زہور مین ہے
کہ لام بن دعام بادشاہ نے بشیر بن ایوب کا نام ذو
الکفل رکہا تہا۔ مجاہد نے کہا کہ وہ نبی نہ تھے۔
اور طبری نے کہا کہ ذوالکفل بشیر بن ایوب ہین۔
بعد ایوب علیہ السلام کے اللہ نے اُنکو نبی کیا۔
ذوالکفل علیہ السلام ہر روز ایک سو رکعتین نماز پڑہتے
تھے

ذکر حضرت لقمان علیہ السلام کا

لقمان حکیم بنی اسرائیل کے ایک شخص کے غلام حبشی
نژاد تہے۔ اُس شخص نے اُنکو آزاد کردیا تہا۔
لقمان داؤد علیہ السلام کے زمانہ مین تھے اونکے
باپ کا نام باران تھا۔

بعضون نے کہا کہ لقمان عاد کے زمانہ مین تھے
اور اُنکی نبوت مین اختلاف ہی۔
عکرمہ نے فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل کے نبیو نین سے
تھے۔ وہب ابن منبہ نے کہا کہ وہ مرد صالح تھے
نبی نہ تھے۔ بنی اسرائیل حکمت سیکھنے اور وعظ
سُننے کیلئے لقمانؑ کے پاس برابر آیا کرتے تھے
اور اُنکا انتقال شہر رملہ مین ہوا۔
سُدّی نے کہا کہ لقمانؑ کے قبر شریف کی گرد
ستر نبیو نکی قبرین ہین۔ بسبب غلبہ بھوک و پیاس
کے سب نبیون نے ایک ہی روز انتقال فرمایا۔
وہب ابن منبہ نے کہا کہ انبیاؤنمین سے تین نبی
سیاہ فام تھے۔ ایک لقمان دوسرے ذوالقرنین تیسرے

صاحب الاخدود۔

بعضون نے کہاکہ لقمان علیہ السلام دوسو سال زندہ تھے۔ اور بعضون نے کہاکہ تیرہ سو سال زندہ تھے۔

ذکر نزول کتب سماویہ

صحیفے ابراہیم علیہ السلام کے اوّل شب رمضان مین نازل ہوے۔ تورات سات سو سال صحیفہ ابراہیم کے نزول کے بعد چھٹوین تاریخ رمضان کو نازل ہوئی۔ اور زبور تورات کے پانچسو سال بعد رمضان شریف مین نازل ہوئی۔ اور زبور کے چھہ سو بیس سال بعد اٹھارہوین شب رمضان کو انجیل نازل ہوئی۔ اور نزول انجیل کے چھہ سو بیس سال بعد

احوال آنحضرت و صحابہ کرام و علماء عظام

امام نووی نے تہذیب الاسماء واللغات مین لکھا ہے کہ قاضی ابوبکر بن العربی بعض صوفیہ کرام سے نقل کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار نام ہین جنمین سے ایک ابوالقاسم بھی ہے۔

فرمایا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہ آپ کا نام جنتیون کے نزدیک عبدالکریم اور دوزخیون کے نزدیک عبدالجبار اور حاملان عرش کے نزدیک عبدالمجید اور باقی فرشتون کے نزدیک عبدالحمید اور انبیاء علیہم السلام کے نزدیک عبدالوہاب اور شیاطین کے نزدیک

عبدالقہار اور جناتون کے نزدیک عبدالرحیم اور پہاڑون
مین عبدالخالق اور خشکی مین عبدالقادر اور دریاؤنمین
عبدالمہیمن اور سانپونمین عبدالقدوس اور ہوام کے
نزدیک عبدالغیاث اور چیڑیون کے نزدیک عبدالغفار
اور مومنون مین احمد و محمد مشہور ہے صلی اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم

جب آنحضرت صلعم کی مان نے انتقال فرمایا اسوقت آپکی
عمر شریف چھہ سال کی تھی - اور آپکی والدہ ماجدہ کی
قبر مکہ معظمہ مین جنت معلّی مین ہے -

جسوقت آپ کے دادا (عبدالمطلب) نے انتقال
کیا اسوقت آپ آٹھہ سال کے تھے - اور جبکہ آپ
اپنے چچا ابوطالب کی ساتھہ شام کو تشریف لیگئے

تھے اُسوقت آپکی عمر بارہ سال کی تہی اور جسوقت
آپ تجارت کے لیے مع میسرہ غلام کے حضرت
خدیجہ کیطرف سے شام کو تشریف لیگئے تھے۔ اسوقت
آپ پچیس سال کے تھے۔ اور جس زمانہ مین آپ
شام سے مراجعت فرما کے حضرت خدیجہ کے
پاس آئے۔ حضرت خدیجہ نے میسرہ کی زبانی
بحیرا راہب کا قصہ سُنا اور بعض بعض کرامتین
اور عجائبات جو علامات نبوت سے تھے انکو سُنکر
اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برغبت
اور خواہش اپنا نکاح کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی عمر اُسوقت پچیس ۲۵ سال کی تھی۔ اور حضرت خدیجہ
بنت خویلد کی عمر چالیس سال کی تھی۔

اور آپکی اولاد سب انہیں کے بطن سے تھیں مگر ابراہیم کہ وہ ماریہ قبطیہ سے تھے۔
آپ کے فرزندوں کا نام۔ قاسم۔ طیب۔ طاہر۔ عبداللہ۔ تھا۔
اور دختروں کا نام۔ رقیہ۔ زینب۔ ام کلثوم۔ فاطمہ۔ تھا۔
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشرف بہ نبوت و رسالت ہوئے۔ اسوقت عمر شریف آپکی چالیس سال کی تہی۔ اور مرض موت آپکو بارہ روز تک لاحق رہا پنجشنبہ کے دن آپ بیمار ہوئے اور دوشنبہ کے دن آپ نے انتقال فرمایا۔ باتفاق علماء اسوقت آپکی عمر شریف تریسٹھ سال کی تہی۔

امام عبد اللہ قرطبی مفسر نے آل عمران کی تفسیر مین لکھا ہے
کہ بلا خلاف دوشنبہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا انتقال ہوا۔ اور آپکی ولادت اور رسالت
بھی دوشنبہ کے روز ہوئی مگر ولادت اور رسالت مین
اتنا ضرور فرق ہے کہ رسالت ماہ رمضان مین ہے
اور ولادت اور وفات ربیع الاول مین۔

ابن صلاح نے کہا کہ جس روز آپکا انتقال ہوا اوسروز
آپکے صحابہ ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے۔

اور آپکی مُہر پر اسطور سے اسم مبارک کھدا ہوا تھا

	اللہ رسول محمد	

محب طبری اور زہری اور قتادہ سے روایت ہے
کہ عورتون مین سے جو پہلے آنحضرت پر ایمان لائین

وہ خدیجہ بنت خویلد ہین کیونکہ رمضان شریف
مین دوشنبہ کے دن آپ مبعوث ہوئے تھے
اور اُسی روز وہ ایمان لائین۔ ہجرت کے تین سال
پہلے حضرت خدیجہ نے انتقال فرمایا اور اُسوقت
عمر اُنکی پینسٹھ سال کی تھی۔
بالغونمین سے پہلے جو ایمان لائے وہ ابوبکر صدیق رض
ہین۔ امام نووی نے کہا کہ اُسوقت عمر اُنکی بیس سال
کی تھی۔ اور بعضون نے کہا کہ پندرہ سال کے
تھے۔ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کے پیدا ہونیکے
قبل ابوبکر صدّیق رض مشرف باسلام ہوئے۔
لڑکونمین سے جو پہلے ایمان لائے وہ علی ابن
ابیطالب ہین اور وہ اُسوقت دس سال کے

تھے - اور غلاموں میں سے پہلے جو ایمان لائے وہ زید ابن حارثہ ہیں۔ طبری نے کہا کہ اسمیں خلاف نہیں ہے -

خلیفہ اوّل کا مختصر حال

نام خلیفہ اوّل کا عبداللہ ہے - بعضوں نے کہا عتیق ہے - مسامرات میں ہے کہ قبل اسلام کے نام اونکا عبد رب الکعبہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا - اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنْتَ عَتِیْقٌ مِنَ النَّارِ - یعنے تم دوزخ سے آزاد ہو گئے - پس اوسروز سے

لوگ اُنکو عتیق پکارنے لگے۔ بعضون نے
کہا عتیق اسواسطے نام رکہا گیا کہ وہ خوبصورت
تہے۔ کنیت اُنکی ابوبکر اور لقب اُنکا صدیق
ہے۔ اور اُنکے والد کا نام ابوقحافہ عثمان ہے
جسروز ابوبکرؓ مشرف باسلام ہوئے۔ اون کے
پاس چالیس درہم تہے۔
عثمان اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن ابن عوف کو
ابوبکر صدیق نے مسلمان کیا۔ تاریخ الخلفا مین
ہے کہ ساتوین جمادی الاخری کو آپ بیمار ہوئے
اور اٹہہ دن جب جمادی الاخری کے باقی رہے تب
آپ نے انتقال فرمایا۔
نزہتہ المجالس مین ہے کہ بارہوین جمادی الاخری کو

سنہ ۱۳ ہجری مین درمیان مغرب وعشا شب سہ شنبہ کو
آپکا انتقال ہوا۔ اُسوقت عمر آپکی ترسٹھ سال کی تہی
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیدائش کے دو سال بعد پیدا ہوئے
حضرت ابوبکر کے والد ابو قحافہ عثمان فتح مکہ کے دن
مشرف باسلام ہوئے اور بعد انتقال حضرت صدیق رض
کے اُنکے والد چھہ مہینے اور چند روز زندہ تھے
اور اُنکا انتقال مکہ معظمہ مین سنہ ۱۴ ھ مین ہوا۔
امام سیوطی رح نے تاریخ الخلفا مین تہذیب سے نقل کیا
ہے کہ نووی نے کہا کہ روایت کی ہے حضرت
ابوبکر رض نے ایکسو بیالیس حدیثون کی۔
اور بہت سے صحابہ نے حضرت صدیق سے

حدیثین روایت کی ہین - ازانجملہ عمر وعثمان وعلی
وابن عوف وابن مسعود وحذیفہ وابن عمر وابن زبیر
وابن عمرو وابن عباس وانس وزید بن ثابت وبراء
ابن عازب وابوہریرہ وعقبہ بن عامر جہنی وعمران بن
حصین وعقبہ بن حارث وعبدالرحمن وزید بن ارقم و
عبداللہ بن مغفل وابوبرزہ اسلمی وابوسعید خدری وابو
موسی اشعری وابوطفیل لیثی وجابر بن عبداللہ وبلال
وعائشہ واسماء ہین - رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین
اور خلافت حضرت صدیق کی دو سال تین ماہ تیرہ روز
تھی - اور اُنکے ہاتھ پر پہلے بشیر بن سعد انصاری
نے پھر عمر بن الخطاب نے پھر ابوعبیدہ بن جراح
نے پھر سعد بن عبادہ نے پھر مہاجرین اور انصار

سے بیعت کی۔

خلیفہ ثانی کا مختصر تذکرہ

نام اُنکا عمر بن الخطاب بن نفیل ہے اور کنیت ابو حفص اور لقب فاروق ہے۔ سب سے پہلے جو امیر المومنین پکارے گئے وہ عمر رضی اللہ عنہ ہین۔ اور وہ نبوت کے چھٹے برس سال ذی الحجہ مین مشرف باسلام ہوئے ذہبی نے کہا کہ اُسوقت وہ ستائیس ٢٧ سال اُسکے تھے۔ اور ابن سعد نے کہا کہ اوسوقت وہ چھبیس ٢٦ سال کے تھے اور دونون روایتوں مین تطبیق ظاہر ہے۔

اور حضرت عمر فاروق چالیس مردون اور گیارہ

عورتون کے اسلام قبول کرنیکے بعد مشرف باسلام ہوئے - اور بعضون نے کہا وہ اونتالیس ۳۹ مردون اور تیئیس ۲۳ عورتون کے بعد اسلام لائے اور بعضون نے کہا کہ پینتالیس (۴۵) مردون اور گیارہ عورتون کے بعد اسلام لائے -

اور حضرت عمر نے پانچسو اونتالیس (۵۳۹) حدیثونکی روایت کی ہے - اور نزہۃ المجالس مین ہے کہ پانچسو چھبیس ۵۲۶ حدیثون کی روایت کی ہے -

اور حضرت عمرؓ سے بہت سے صحابہ نے حدیثون کی روایتین کی ہین - ازانجملہ عثمان ابن عفان اور علی و طلحہ و سعد و ابن عوف و ابن مسعود و ابوذر اور عمرو ابن عتبہ اور عبداللہ ابن عمر و ابن عباس

وابن زبیر وانس وابوہریرہ وعمرو ابن عاص وابو موسیٰ اشعری اور براء بن عازب اور ابوسعید خدری ہیں۔ رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین

حضرت عمر کے وقت میں فتوحات بہت ہوئیں۔ اور انکی خلافت ابوبکر صدیق کے انتقال کے بعد بروز سہ شنبہ ماہ جمادی الاخری سنہ ۱۳ھ میں ہوئی۔ قاتل انکا ابولؤلؤہ غلام مغیرہ ہے اُسنے حضرت عمر کے ساتھ تیرہ شخصوں کو اور بھی مارا تھا۔ جنمیں سے چھ آدمیوں نے انتقال کیا۔

فرمایا حضرت ابن عباس نے کہ ابولؤلؤہ مجوسی تھا عمرو ابن میمون نے کہا کہ فرمایا عمر رضؓ نے الحمد للہ الذی لم یجعل منیتی بید رجل یدعی الاسلام

نزہۃ المجالس مین ہے کہ مغیرہ کے غلام فیروز نام نے
نماز صبح کے قبل محراب مسجد مین چھبین ذی الحجہ ۲۳
ہجری کو تین ضرب خنجر کی حضرت عمر کو مارا۔ یکشنبہ کے
روز آنحضرت کے مزار مین آپ مدفون ہوئے۔
تطبیق یہ ہی کہ ابو لؤلوہ کنیت تھی اور فیروز نام تھا۔
جسوقت آپکا انتقال ہوا اُسوقت آپکی عمر ترسٹھ سالکی
تھی۔ بعضون نے چھیاسٹھ اور بعضون نے اکسٹھ
اور بعضون نے ساٹھ سال کی بیان کی ہے۔
واقدی نے اسیکو ترجیح دی ہے۔ اور بعضون نے
کہا کہ اونسٹھ اور بعضون نے کہا پچپن یا چون سالکی
تھی۔ حضرت عمر کی خلافت دس سال چھ مہینہ اور
دس شب تھی۔

حضرت عمرکی مہر پر کفی بالموت واعظاً کندہ تھا۔

خلیفہ ثالث کا مختصر ذکر

آپ کا نام عثمان ابن عفان تھا۔ اور آپکی کنیت ابوعمرو اور لقب ذی النورین تھا۔ آپکو ذی النورین اسلیے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آپکے نکاح میں یکے بعد دیگرے آئیں۔ ایک رقیہ۔ دوسری ام کلثوم۔

امام سیوطی نے اور بھی وجہیں بیان کی ہیں اور بعضوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ قیامت کے روز پروردگار لوگونکو ایک نور عنایت فرمادیگا اور اونکو دو نور اسوجہ سے وہ ذی النورین کے لقب سے مشہور ہوئے اور بعضوں

نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جاہلیت اور اسلام دونوں
زمانہ میں آپ کریم تھے۔
عثمان بہت سے صحابہ کا نام تھا۔ ازانجملہ عثمان بن طلحہ
عثمان بن حنیف عثمان بن ابی العاص۔ عثمان بن عامر
والد ابوبکر رضی اللہ عنہ و عثمان بن مظعون ہیں۔ اور والدہ
حضرت عثمان کی اروی بنت کریز ابن ربیعہ ابن حبیب
ابن عبد شمس مسلمان تھیں۔
فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر میرے پاس چار
بیٹیاں ہوتیں اور ایک روایت میں ہے کہ اگر سو بیٹیاں
ہوتیں اور ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ اگر چار
بیٹیاں ہوتیں تو بیشک میں ایک کے بعد ایک کو عثمان

سے کے ساتھ نکاح کرتا جاتا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک
بھی باقی نہ رہتیں۔
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک لڑکا رقیہؓ سے
ہوا تھا۔ جسکا نام عبداللہ تھا جب عبداللہ چھ سال کے
ہوئے مرغ نے انکی آنکھ میں منقار (چونچ) مارا۔ اسی
زخم کے صدمہ میں انہوں نے انتقال کیا۔ حضرت رقیہ کا
نکاح عتبہ بن ابی لہب سے نبوت کے قبل ہو چکا تھا اور بعد
نبوت کے جب سورہ تبت یدا نازل ہوئی تب ابولہب نے
عتبہ کو قسم دیکر طلاق دلوا دیا بعد اسکے حضرت عثمان سے
نکاح ہوا بعد انتقال حضرت رقیہ کے حضرت ام کلثوم
سے آپکا نکاح ہوا۔ اور نبوت کے قبل حضرت ام کلثوم
کا نکاح بھی ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ سے

بہائی کے ساتھ ہو چکا تہا - اسیوجہ سے انکو بہی ابولہب

اپنے بیٹے سے طلاق دلوادیا -

ابولہب کے پانچ بیٹے تہے - نام اونکے عتبہ اور عتیبہ

اور عتاب اور معتب اور معتیب تہے -

اور ابولہب کا نام عبد العزّی تہا -

حضرت عثمان نے ایکسو چہیالیس حدیثونکی روایت

کی ہے - بخاری اور مسلم مین انکی روایت کی احادیث

موجود ہیں -

بعد انتقال حضرت عمر کے تین راتون کے بعد سنہ ۲۴ھ

مین انکی خلافت ہوئی -

حضرت عثمان سے زید بن خالد جہنی اور ابن زبیر اور

سائب ابن زید اور انس ابن مالک اور زید ابن ثابت

اور ان سے منقول ہیں بیس حدیثیں

اور سلمہ ابن اکوع اور ابو امامہ باہلی اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبد اللہ ابن مغفل اور ابو قتادہ اور ابو ہریرہ وغیرہم نے روایت کی ہے۔

جمعہ کے روز ۳۵ھ میں حضرت عثمان کی شہادت ہوئی۔ قاتل کا نام خوب معلوم نہیں دو شخصوں نے ملکر قتل کیا۔

تاریخ الخلفا میں ابن عساکر سے روایت ہے کہ ایک مصری نے جسے لوگ حمار کہتے تھے آپکو شہید کیا۔ جمعہ کے روز اٹھارہویں ذی الحجہ کو حضرت عثمان شہید ہوئے۔ اور درمیان مغرب و عشا کے بروز شنبہ بمقام بقیع میں مدفون ہوئے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ آپ کی شہادت بروز چہارشنبہ اور بعضوں نے

کہاکہ بروز دوشنبہ ہوئی - جسوقت آپ شہید ہوئے - اُسوقت آپکی عمر بیاسی سال کی تہی - اور بعضون نے کہا ہے کہ اکاسی سال کی تہی - اور بعضون نے کہا ہے کہ چوراسی سال کی اور بعضون نے کہا ہے کہ چہیاسی سال کی اور بعضون نے کہا ہے کہ اٹھاسی یا نواسی سال کی اور بعضون نے کہا ہے کہ نوے سال کی عمر تہی -

اور ابن عساکر نے عمر بن عثمان بن عفان سی روایت کی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹہی پر اٰمَنْتُ بِالَّذِی خَلَقَ فَسَوّٰی کہدا تہا -

ولایت انکی گیارہ سال گیارہ مہینے چودہ روز تک تھی -

خلیفہ رابع کا مختصر تذکرہ

نام انکا علی رضی اللہ عنہ اور کنیت انکی ابو تراب
و ابو الحسن ہے۔ جسوقت حضرت علی مشرف
بہ اسلام ہوئے اسوقت عمر انکی آٹھ سال کی
تہی۔ اور بعضوں نے کہا سات سال کی۔
تاریخ الخلفا میں امام سیوطی نے لکہا ہے کہ اسوقت
وہ دس سال کے تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ
نو سال کے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ جمعہ کے روز رجب کی
مہینے میں کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔ اونکی والدہ
کا نام فاطمہ بنت اسد تھا۔ یہ ابو الحسن مالکی نے فصول

مہمین لکہا ہے -

حضرت علی رضی اللہ عنہ تین سال حضرت خدیجہ کے
نکاح کے بعد پیدا ہوے -

مجمع الاحباب مین لکہا ہے کہ خلافت حضرت علی کی
پانچ سال سے کم تہی - اون کے تینون صاحبزادے
حسن و حسین و محمد بن الحنفیہ اون سے روایت
کرتے ہین -

واضح ہو کہ محمد بن الحنفیہ تابعی ہین - بخلاف حسنین
کے کہ وہ صحابی ہین -

بہت سے صحابہ نے اون سے حدیثون کی روایت
کی - ازانجملہ ابن مسعود و ابن عباس و ابو موسے
و ابن عمر و ابن الزبیر و ابو سعید و زید بن ارقم و جابر

بن عبداللہ و ابو امامہ و ابو ہریرہ وغیرہم ہیں۔
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔
کل صحابہ جو کہ اون سے روایت حدیثون کی کرتے
ہین وہ بائیس آدمی ہین۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ
کو کوفہ مین عبدالرحمن بن الملجم مرادی نے شہید
کیا۔ اور یہ شہادت شب جمعہ ستائیس رمضان
سنہ۴۰ ہجریہ مین واقع ہوئی۔
آپ کے دفن مین بڑا اختلاف ہے ابو بکر بن
عیاش نے کہا کہ پوشیدہ کی گئی حضرت علی کی
قبر تاکہ خوارج لوگ کھود نہ ڈالین اور شریک نے
کہا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ آنکی نعش کو مدینہ منورہ
مین لائے (صلی اللہ وسلم علی صاحبہا) مبرد نے

کہا کہ بیٹے جسکی نعش ایک قبر سے دوسری قبر کی طرف نقل کی گئی وہ علیؑ ہیں - ابن عساکر نے کہا کہ آپ کی نعش کو بعد شہادت کے لوگ مدینہ طیبہ کیطرف لے چلے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف میں دفن کریں - راہ میں اونٹ مع نعش کے غائب ہو گیا کچھ پتا نہ چلا کہ کہاں گیا۔

عراقی لوگ اسیواسطے کہتے ہیں کہ وہ بادل میں ہیں - بعضے کہتے ہیں کہ وہ اونٹ بلادطے میں چلا گیا تھا وہاں کے لوگوں نے انکو وہیں دفن کیا اہل سنت کے نزدیک آپکا مدفن کوفہ میں اور شیعوں کے نزدیک نجف میں اور خوارج کے نزدیک بادل میں اور بعضوں کے نزدیک بلادطے میں ہے اور بعضوں کو

نزدیک بتا ہی نہیں غرض یہ کہ آپ کے مدفن میں بڑا اختلاف ہے۔ والعلم عند اللہ۔ مگر شہادت آپکی بلا خلاف کوفہ میں ہوئی۔

جسوقت آپ شہید ہوئے اسوقت عمر آپکی تریسٹھ سال کی تھی۔ اور بعضوں کے نزدیک چونسٹھ اور بعضوں کے نزدیک پینسٹھ اور بعضوں کے نزدیک ستاون اور بعضوں کے نزدیک اٹھاون سال کی تھی۔ اور آپ نے پانچسو چھیاسی حدیثونکی روایت کی ہے۔ جیسا کہ نزہۃ المجالس اور تہذیب اور تاریخ الخلفا میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چالیس آدمیونکی قوت تھی۔ ابن عساکر نے روایت کی ہے کہ حضرت

علی کی انگوٹھی پر نعم القادر اللہ اور دوسری
روایت میں ہے کہ الملک للہ کھدا تھا۔
محی الدین بن العربی رحمہ اللہ نے مسامرات الابرار
میں لکھا ہے کہ آپ کی انگوٹھی پر ما بی اللہ مخلصا
کھدا تھا۔

ذکر حسن ابن علیؓ

حسن ابن علیؓ پانچویں رمضان سنہ ۳ ہجری میں پیدا
ہوئے اور ماہ ربیع الاول سنہ ۴۱ ہجری میں انہوں نے
خلافت چھوڑی۔ بعضوں نے کہا کہ ماہ ربیع الآخر
میں اور بعضوں نے کہا ماہ جمادی الاولے میں خلافت
چھوڑی

مناقب خلفاء اربعہ

حضرت انس سے نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منبر پر بعد حمد و ثنا کے فرمایا کہ ابوبکر صدیق
کہاں ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ نے کہا میں حاضر ہوں
آپ نے فرمایا میرے نزدیک آؤ جب وہ نزدیک
آئے تب آپ نے انکو اپنے سینہ مبارک سے
لگایا اور انکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا
اور باآواز بلند فرمایا کہ اے مسلمانوں کے گروہ یہ
ابوبکر صدیق شیخ المہاجرین والانصار ہیں یہ ہمارے
صاحب اور دوست ہیں میری تصدیق کی انہوں
نے اس وقت کہ لوگوں نے مجھے جھٹلایا اور

جگہ دی مجھے جس وقت کہ لوگوں نے مجھے نکال دیا
یہ وہ ہیں کہ مجھے پروردگار نے حکم دیا کہ بناؤں
میں انکو اپنا باپ دنیا میں اور آخرت میں اپنا دوست
اور مواساۃ کی میرے ساتھ اپنی جان و مال سے
اور میرے لیے بلال رض کو خریدا۔ پس اُسنے جو بغض
رکھے اُسپر لعنت اللہ کی ہے اور اللہ اُس سے
بری ہے اور میں اس سے بری ہوں۔ پس
چاہیے کہ بیزار ہو اللہ سے اور مجھسے اُسے
چاہیئے کہ بیزار ہو ابوبکر اور عمر سے رضی اللہ عنہما
اور چاہیئے کہ اس خبر کو حاضر غائب کو پہونچا دیوے
پھر فرمایا آپ نے کہ کہاں ہیں عمر بن الخطاب رض
پس وہ کود کر کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ

میں حاضر ہوں ۔ آپ نے فرمایا میرے نزدیک آؤ جب نزدیک آ گئے تب آپ نے انکو اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور انکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور بآواز بلند آپ نے پکارا معاشر المسلمین (اے گروہ مسلمانو یہ عمر بن الخطابؓ شیخ المہاجرین والانصار ہیں یہ وہ شخص ہیں کہ اللہ نے اُن کے دل و زبان پر حق کو نازل فرمایا یہ وہ ہیں کہ حق بات کہتے ہیں اگرچہ تلخ ہو پس جو اِنسے بغض رکھیگا اُس پر لعنت اللہ کی ہے اور اللہ اُس سے بری ہے اور میں اُس سے بری ہوں۔

پھر فرمایا آپ نے کہاں ہیں عثمان بن عفان

رضی اللہ عنہ - انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں
حاضر ہوں تب آپ نے فرمایا میرے نزدیک
آؤ - جب وہ نزدیک آئے تب آپ نے اونکو
اپنے سینہ مبارک سے لگایا - اور درمیان
اونکی دونوں آنکھوں کے بوسہ دیا اور فرمایا کہ
اے گروہ مسلمانوں کی یہ عثمان شیخ المہاجرین
والانصار ہیں - یہ وہ ہیں کہ حکم کیا مجھے اللہ نے
کہ بناؤں میں انہیں سند اور داماد اور اگر میرے
پاس ہوتی تیسری لڑکی تو البتہ میں اُسکا نکاح بھی
انکے ساتھ کر دیتا - پس انسے بغض رکھنے والے
پر لعنت اللہ کی ہے اور لعنت کرنیوالوں
کی ہے -

پھر فرمایا آپ نے کہاں ہیں علی بن ابی طالب
انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے
فرمایا نزدیک آو جب نزدیک آئے تب انہیں
آپ نے اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور انکی
دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور
باواز بلند پکارا کہ اے مسلمانوں کے گروہ
یہ علی بن ابی طالب شیخ المہاجرین والانصار
ہیں یہ میرے چچازاد بھائی اور میرے داماد
اور میرے گوشت اور میرے خون ہیں یہ مجھسے
سختیوں کے دور کرنے والے ہیں یہ اللہ کے
شیر اور خدا کے دشمن کے لیے زمین پر تلوار ہیں
پس جو انسے بغض رکھے اوسپر لعنت اللہ کی

اور لعنت کرنیوالوں کی ہے اور اللہ اس سے بری ہے اور میں اس سے بری ہوں پس جو چاہے کہ اللہ سے اور مجھ سے بیزار ہو پس چاہئیکہ بیزار ہو علی بن ابیطالب سے کذا فی النزہۃ۔

مناقب عشرہ مبشرہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے باپ (ابوبکر صدیق) کے رفیق جنت میں ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور عمر کے رفیق جنت میں نوح علیہ السلام ہوں گے۔

اور عثمان کا رفیق جنت میں میں ہوں گا۔

اور علی کے رفیق جنت میں یحییٰ بن زکریا ہونگے
اور طلحہ کے رفیق جنت میں داؤد علیہ السلام
ہوں گے۔
اور زبیر کے رفیق جنت میں اسمٰعیل علیہ السلام
ہوں گے۔
اور سعد بن ابی وقاص کے رفیق جنت میں سلیمان
علیہ السلام ہوں گے۔
اور سعید بن زید کے رفیق جنت میں موسےٰ علیہ
السلام ہوں گے۔
اور عبدالرحمن بن عوف کے رفیق جنت میں
عیسےٰ علیہ السلام ہوں گے۔
اور ابو عبیدہ بن جراح کے رفیق جنت میں ادریس

علیہ السلام ہون گے۔

پھر فرمایا آپ نے اے عائشہ مین سید المرسلین (سردار رسولون کا) ہون۔ اور باپ تمہارے ابوبکر صدیقؓ تمام صدیقون سے افضل ہین اور تم اُمّ المومنین یعنے مومنون کی مان ہو۔

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے حال پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر صدیقؓ ہین۔ اور اسلام مین سب سے زیادہ قوی عمرؓ ہین اور سب سے زیادہ حیادار عثمانؓ ہین۔ اور اقضی یعنے سب سے زیادہ قضا کے جاننے والے علیؓ ہین۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کے
لیے حواری تھی اور میرے حواری طلحہ و زبیر
ہیں - اور فرمایا جہاں ہوں سعد بن ابی وقاص رضہ
لیں ملو اُنکے ساتھ - اور فرمایا سعید بن زید پروردگار
کے دوستوں میں سے ہیں - اور عبد الرحمن بن عوف
پروردگار کے تاجروں میں سے ہیں اور ابو
عبیدہ بن جراح خدا کے امین ہیں -
اور ہر نبی کے لیے بھید کے جاننے والے
تھے اور میرے بھید کے جاننے والے
معاویہ ہیں - پس جو محبت رکھے گا ان لوگوں سے
بیشک نجات پاویگا - اور جو انسے بغض رکھیگا
بیشک ہلاک ہوگا -

حال عشرہ مبشرہ کا

انہین سے ایک طلحہ ہین جنکی کنیت ابو محمد ہے
اور اُنکی مان کا نام صفیہ ہے وہ مسلمان ہوتین۔
لقب طلحہ کا طلحۃ الخیر اور طلحۃ الجود اور طلحۃ الفیاض
ہے۔ محب طبری نے کہا کہ طلحہ شہید ہوئے
سنہ ۳۶ ہجری مین۔
دوسرے زبیر ابن العوام ہین کنیت انکی ابو عبد اللہ
ہے۔ اور انکی مانکا نام صفیہ بنت عبد المطلب ہے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تہین
جب زبیر اسلام لائے اُسوقت انکی عمر سولہ سال
کی تھی اور بعضون نے کہا اٹھارہ سال کی۔

پہلے اسلام میں جہاد کے لیے جسنے تلوار کھینچی
وہ زبیر ہیں۔ زبیر شہید ہوئے سنہ ۳۳ھ میں اسوقت
عمر انکی ۶۷ سال کی تھی۔
تیسرے عبد الرحمن بن عوف ہیں۔ انکا نام
جاہلیت میں عبد الکعبہ تھا اور بعضوں نے کہا عبد الحارث
اور بعضوں نے عبد عمرو لکھا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد
الرحمن رکھا۔ ساٹھہ سال انکے جاہلیت میں
گزرے اور ساٹھہ سال اسلام میں۔ عبد الرحمن
ابن عوف کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑہی ہے۔ اور روایت کی انہوں نے
۶۵ حدیثونکی۔ اور انتقال ہوا انکا سنہ ۳۱ھ میں

نزہتہ المجالس مین لکہا ہے کہ وہ چہتر سال کے تھے مگر حساب کرنے سے اکیس بیس سال کی عمر ہوتی ہے۔ فافہم۔

چوتھے سعد بن ابی وقاص ہین کنیت انکی ابو اسحق ہے اور اُنکے دونون بہائی عامر اور عمیر مسلمان تھے۔

جب سعد اسلام سے مشرف ہوئے اُسوقت عمر انکی سترہ سال کی تھی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد بن ابی وقاص ہزار سوار کے مقابلہ مین تھے انتقال ہوا انکا عقیق مین جو مدینہ منورہ سے دس میل ہے۔ اور عمر انکی ساٹھہ سال کی تھی۔

انتقال ہوا انکا ۵۵ھ مین اور روایت کی انہون نے
دوسو ستر حدیثون کی۔

پانچوین سعید بن زید ہین کنیت انکی ابوالعاور تھی۔
انتقال فرمایا سعید نے عقیق مین اور دفن ہوے
مدینہ منورہ مین سنہ ۵۰ھ مین اور روایت کی انہون نے
اڑتالیس حدیثونکی۔

چھٹمین ابو عبیدہ بن جراح ہین نام انکا جاہلیت اور
اسلام مین عامر تھا۔ اور ابو عبیدہ کنیت انکی تھی۔
انتقال ہوا انکا حضرت عمر کی خلافت مین سنہ ۱۸ھ مین۔
اور اسوقت عمر انکی اٹھاون سال کی تھی۔ اور عشرہ مبشرہ
سے چار صحابیونکا حال اوپر مذکور ہوا وہ حضرت ابوبکر
صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی

رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

حال حمزہ و عباس رضی اللہ عنہما کا

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سال بڑے تھے اور شرح مہذب میں لکھا ہے کہ دو سال یا تین سال بڑے تھے۔ انتقال فرمایا حضرت عباس نے ۳۲ھ میں اور شرح مہذب میں ہے کہ بعضوں نے کہا کہ انتقال ہوا انکا ۳۴ھ میں اسوقت وہ اٹھاسی سال کے تھے اور بقیع میں دفن ہوئے۔

اور عباس بن مرداس بھی صحابہ سے تھے اور انکی بھی قبر بقیع میں ہے۔

حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور آپ کے رضاعی بھائی بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ چچا تھے۔ اسلام لائے حمزہ نبوت کے دوسرے سال اور شہید ہوئے جنگ احد میں سنہ ۳ھ میں یعنی ہجرت کے بتیس ماہ بعد شہید ہوئے۔ اسوقت عمر انکی ۵۹ سال کی تھی۔ اور حمزہ بن عمرو اسلمی بھی صحابی تھے۔

مختصر ذکر تعداد احادیث مرویہ از اجلاء صحابہ

مسامرات میں ہے کہ ابوبکر صدیق نے روایت کی ۱۴۲ حدیثوں کی۔

اور روایت کی عمر بن خطاب نے ۵۳۲ حدیثوں کی۔

اور عثمان بن عفان نے ۱۴۶ حدیثوں کی۔

اور علی بن ابیطالب نے ۵۸۶ حدیثوں کی۔

اور سعد بن ابی وقاص نے ۲۷۱ حدیثوں کی۔

اور زبیر بن العوام نے ۳۸ حدیثوں کی۔

اور طلحہ بن عبید اللہ نے ۳۸ حدیثوں کی۔

اور ابو عبیدہ بن جراح نے ۱۴ حدیثوں کی۔

اور عبد الرحمن بن عوف نے ۶۵ حدیثوں کی

اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نے ۴۸ حدیثوں کی

اور انس بن مالک نے ۲۲۸۶ حدیثوں کی۔

اور عبد اللہ بن عباس نے ۱۶۶۰ حدیثوں کی۔

اور اسامہ بن زید مولی رسول اللہ نے ۱۲۸ حدیثوں کی۔

اور ثوبان مولی رسول اللہ نے ۱۲۸ حدیثوں کی۔

اور ابو رافع مولی رسول اللہ نے ۶۸ حدیثوں کی۔

اور سلمان فارسی نے ۶۰ حدیثوں کی۔

اور عباس بن عبد المطلب نے ۳۵ حدیثوں کی۔

اور عبد اللہ بن جعفر نے ۲۵ حدیثوں کی۔

اور فضل بن عباس نے ۲۴ حدیثوں کی۔

اور شعبہ مولی رسول اللہ نے ۱۴ حدیثوں کی۔

اور حسن بن علی نے ۱۳ حدیثوں کی۔

اور حسین بن علی نے ۸ حدیثوں کی

اور سلمی مولی رسول اللہ نے ۷ حدیثوں کی۔

اور زید بن حرثہ مولی رسول اللہ نے ۴ حدیثوں کی۔

اور عبید مولی رسول اللہ نے ۳ حدیثوں کی۔

اور احمر مولی رسول اللہ نے ۳ حدیثوں کی۔

اور ابوسلمی راعی رسول اللہ نے ۴ حدیثوں کی۔

اور مہران مولی رسول اللہ نے ۱ حدیث کی۔

کیسا مولی رسول اللہ نے ۱ حدیث کی

اور ابواثیلہ مولی رسول اللہ نے ۱ حدیث کی

اور حضرت خدیجہ اُمّ المومنین رض نے ۱ حدیث کی۔

اور حضرت حمزہ کی بیٹی رض نے ۱ حدیث کی۔

اور عقیل بن ابی طالب نے ۶ حدیثوں کی۔

اور حضرت عائشہ ام المومنین نے ۲۲۱۰ حدیثوں کی۔

اور ام سلمہ اُمّ المومنین رض نے ۳۷۸ حدیثوں کی۔

میمونہ اُمّ المؤمنین رضؓ نے	۷۶	حدیثون کی
حفصہ اُمّ المؤمنین رضؓ نے	۶۰	حدیثون کی
ام ہانیؓ بنت ابی طالب رضؓ نے	۴۶	حدیثون کی
حضرت فاطمہ زہرا رضؓ نے	۱۸	حدیثون کی
زینب بنت جحش ام المؤمنین رضؓ نے	۱۰	حدیثون کی
ضباعہ بنت زبیر رضؓ نے	۱۱	حدیثون کی
صفیہ ام المؤمنین رضؓ نے	۱۰	حدیثون کی
جویریہ ام المؤمنین رضؓ نے	۱۷	حدیثون کی
سودہ ام المؤمنین رضؓ نے	۵	حدیثون کی
میمونہ بنت ابی لہب رضؓ نے	۲	حدیثون کی

متفق علیہ نسب نامۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف
ابن قُصَی بن کِلاب بن مُرَّہ بن کعب بن لُوَی بن غالب
ابن فِہر بن مالک بن نَضر بن کِنانہ بن خُزَیمہ بن مُدرِکہ
ابن الیاس بن مُضَر بن نزار بن معد بن عدنان —

حضرات عشرہ مبشرہ کا نسب بالاختصار

انلوگون کا نسب وہان تک بیان کیا جاویگا کہ جہان
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے انلوگون کا نسب
ملتا ہے یعنے نسب صحابہ کا اوس نام تک ذکر کرکے اکتفا
کیا جاویگا کہ جس نام مین نسب مجتمع ہوگا۔ جیسے نام قصی کا
ہی کہ عبد الرحمن بن عوف کا نسب اسی نام مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے نسب سے ملتا ہے یعنے اوسی نام مین اجتماعِ
نسبین ہوتا ہے —

جو لوگ کہ قریب النسب ہیں انکا ذکر بترتیب یکے بعد دیگرے کیا جاویگا۔ اور سب سے زیادہ قریب النسب حضرت علی ہیں۔

نسب حضرت علی کا

علی بن ابیطالب عبد مناف بن عبد المطلب۔

اور بعید النسب حضرت عثمان ہیں۔

نسب حضرت عثمان کا

عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔

اور ان سے بعید زبیر اور عبد الرحمن ہیں۔

نسب زبیر کا

زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی

نسب عبدالرحمن کا

عبدالرحمن بن عوف بن عبدعوف بن حارث بن
زہرہ بن قصی ہے

اوران دونون بزرگوارون سے زیادہ بعیدالنسب
سعد بن ابی وقاص ہین —

نسب سعد بن ابی وقاص کا

سعد بن مالک بن اہیب بن عبدمناف بن کعب بن
زہرہ بن کلاب -

اوران سے بعیدالنسب زیادہ ابوبکر صدیق اورطلحہ ہین

نسب ابوبکر صدیق کا

ابوبکر صدیق عتیق بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو

نسب طلحہ کا

طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو - اور وہی
کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ہیں - اور ان
دونوں بزرگواروں سے بعید النسب حضرت
عمر و سعید ہیں -

نسب حضرت عمر کا

عمر بن خطاب بن نفیل -

نسب سعید کا

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل -
اور نفیل وہی عبد العزی بن رباح عبد اللہ بن قرط
ابن زراع بن عدی بن کعب ہیں - اور اونسے
بعید النسب ابو عبیدہ ہیں -

نسب ابو عبیدہ کا

ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن الجراح بن کعب بن جنبہ

ابن حارث بن فہر

نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا

آمنہ بنت وہب بن مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ

نسب آنحضرت کی رضاعی والدہ کا

اور وہ حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذویب عبد اللہ بن حارث

ابن شجنہ بن جابر بن رامہ بن ناصرہ بن سعید بن بکر بن

ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن حفصہ بن قیس بن

غیلان بن مضر ابن۔ رضی اللہ عنہا۔

نسب آنحضرت کی رضاعی والد کا

اور وہ حارث بن عبد العزی بن رفاعہ بن فلان بن

ناصرہ بن سعید بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ

ابن حفص بن قیس بن غیلان بن مضر۔

تحقیق بعض اسمای صحابہ و علمای کرام

واضح ہو کہ اکثر صحابۂ کرام و علماے اعلام کنیتون کے ساتھہ معروف و مشہور ہین۔ اسلئی فقیر نے اون کے نامون کو براے توضیح یہان پر نزہۃ المجالس سے نقل کر کے تحفۂ ناظرین کیا۔

ابو ایوب انصاریؓ کا نام خالد بن زید تھا۔ قبر انکی روم میں ہے

ابو برزہ اسلمی کا نام نضلہ تہا۔

ابو موسی اشعری کا نام عبداللہ بن قیس تہا۔

ابو جحیفہ کا نام وہب بن عبداللہ تہا۔

ابو الجعد کا نام افلح تھا جو حضرت عایشہ کی رضاعی چچا تھے۔

ابو بکرہ کا نام نفیع تہا۔ بصرہ مین وہ مدفون ہین۔

اَبُو الدَّرْدَاء کا نام عُوَیمِر بن مالک تھا۔ شرح مہذب مین لکھا ہے کہ ابو الدرداء فقیہ تھے۔ اور دمشق مین حضرت عثمان کیطرف سے قاضی تھے۔ انتقال ہوا انکا سنہ ۳۲ھ

اَبُو ذَر کا نام جُندُب بن جُنادہ تھا۔

اَبُو سعید خُدری کا نام سعد بن مالک تھا۔

اَبُو طلحہ انصاری کا نام زید بن سہل تھا۔

اَبُو قتادہ کا نام حارث تھا۔ بعضون نے کہا نعمان تھا

اَبُو لَیلےٰ کا نام بلال تھا۔ بعضون نے کہا داؤد تھا اور وہ جنگ بدر مین حاضر تھے۔ مبہمات مین لکھا ہے کہ نام اونکا سنان تھا۔

اَبُو ہُرَیرہ کا نام عبد الرحمن تھا اور بعضون نے کہا عبد شمس

اَبُو اُمامہ کا نام صُدَی تھا۔ روایت کی انہون نے

ایکسو پچاس حدیثون کی ۔

ابو تراب نخشبی کا نام عسکر تہا۔ شہر نخشب مین اونکا انتقال ہوا سنہ ۲۴۵ھ مین ۔

ابو زرعہ حافظ کا نام عبداللہ بن عبدالکریم تہا۔

ابو سلیمان دارانی کا نام عبدالرحمٰن تہا۔ اونکا انتقال ہوا سنہ ۲۱۵ھ مین ۔

ابو یزید بسطامی کا نام طیفور بن عیسی تہا۔ انتقال فرمایا انہون نے سنہ ۲۶۱ھ مین ۔

ابو علی روزباری کا نام محمد بن احمد تہا۔ روزبار ایک گاؤن ہی بغداد مین۔ انتقال ہوا انکا سنہ ۳۲۳ھ مین ۔

ابو عبدالرحمٰن سلمی کا نام حسین بن محمد تہا۔ انتقال فرمایا انہون نے سنہ ۴۱۲ھ مین ۔

امام ابو حنیفہ کا نام نعمان بن ثابت تھا۔ انتقال فرمایا انھون نے بغداد مین سنہ ۱۵۰ھ مین۔ اور عمر اون کی اوسوقت ۹۰ سال کی تھی۔ بلا خلاف وہ تابعی ہین جس جگہہ آپنے انتقال فرمایا اوس جگہہ پر آپ نے چھہ ہزار ختم قرآن شریف پڑھا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ سات ہزار ختم پڑھے۔

امام مالک کا انتقال ہوا سنہ ۱۹۹ھ مین۔ موطا شریف اون کی تصنیفات سے یادگار ہی اکثرون نے اوسکو صحاح ستہ مین شمار کیا ہے۔

امام شافعی کا نام محمد بن ادریس ہے۔ پیدایش اون کی سنہ ۱۵۰ھ مین ہے اور وفات اون کی سنہ ۲۰۴ھ مین ہوئی۔ عمر اون کی چوّن سال کی تھی

امام احمد بن حنبل کا انتقال ہوا ۲۴۱ھ مین۔

امام بخاری کا نام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم تھا۔ بخاری کو بخاری سے ستر ہزار آدمیون نے سُنا۔ اور اُنکی مجلس مین بیس ہزار آدمی حاضر ہوتے تھے اور روایت کی اونسے ترمذی اور نسائی نے۔

محمد بن بشار نے (جو امام بخاری کے اُستاد ہین) کہا کہ حفاظ دنیا کے چار ہین۔ نیشاپور مین مسلم اور بخاری مین امام بخاری۔ اور رے مین ابو زرعہ حافظ۔ سمرقند مین دارمی یعنے عبد اللہ بن عبد الرحمن

امام مسلم بن الحجاج نیشاپوری کا انتقال ہوا ۲۶۱ھ مین

امام ترمذی کا نام محمد بن عیسیٰ تھا۔ اُنکا انتقال ہوا ۲۷۹ھ مین

امام نسائی کا نام احمد بن شعیب ہی اونکا انتقال ہوا سنہ ۳۰۳ھ مین۔

ابو داؤد کا نام سلیمان ہے اونکا انتقال ہوا بصرہ مین سنہ ۲۷۵ھ مین۔

ابن ماجہ کا نام محمد بن یزید ہی اونکا انتقال ہوا سنہ ۲۹۳ھ مین۔

طبرانی کا نام سلیمان بن احمد ہے اون کے ہزار استاد تھے۔ طبرانی منسوب ہی طبریہ کیطرف جو ایک گاؤن بلاد صفد مین ہے۔ شہر اصفہان مین اونکا انتقال ہوا سنہ ۳۳۳ھ مین۔

بزار کا نام احمد بن عمرو ہی۔ رملہ مین اونکا انتقال ہوا سنہ ۲۹۲ھ مین۔

ابن ابی الدنیا محدث کا نام عبداللہ بن محمد تھا اونکا انتقال ہوا سنہ ۲۸۱ھ مین۔

بیہقی محدث کا نام احمد بن حسین ہے اونکا انتقال ہوا ۴۵۸ھ مین —

ماوردی کا نام علی بن محمد ہے اونکا انتقال ہوا ۴۵۰ھ مین

ابو منصور بغدادی استاد کا نام عبد القاہر بن طاہر تھا۔ اُنکا انتقال ہوا ۴۲۹ھ مین —

خطابی کا نام احمد ہے اونکا انتقال ہوا ۳۸۸ھ مین

امام قشیری کا نام عبد الکریم ہے اونکا انتقال ہوا ۴۶۵ھ مین —

دارقطنی کا نام علی ہے بغداد مین اُنکا انتقال ہوا ۳۸۵ھ مین —

بغوی مفسر کا نام حسین ابن مسعود ہے اونکا انتقال ہوا ۵۱۰ھ مین —

قاضی ابو الطیب کا نام طاہر بن عبد اللہ ہے
اونکا انتقال ہوا ۴۵۰ھ مین اونکی عمر ایکسو دو سال
کی تھی —
امام غزالی کا نام محمد بن محمد بن محمد ہے اونکا
انتقال ہوا ۵۰۵ھ مین —
محب طبری کا نام احمد بن عبد اللہ ہے اونکا انتقال
ہوا ۵۷۶ھ مین —
امام رافعی کا نام عبد الکریم بن محمد ہے اونکا
انتقال ہوا ۶۲۳ھ مین —
امام رازی کا نام محمد بن عمرو ہے — رازی
منسوب ہے رے کیطرف جیسے بغوی
منسوب ہے بغشور کیطرف اونکا انتقال ہوا ۶۰۶ھ مین

ابن صلاح کا نام عثمان بن عبد الرحمن ہے انہون نے کہا کہ کوئی گناہ صغیرہ بین نے اپنی عمر مین نہ کی۔ اونکا انتقال ہوا ۶۴۲ھ مین۔

ابن عبد السلام کا نام عبد العزیز تھا اونکا انتقال ہوا ۶۶۰ھ مین۔

امام نووی کا نام یحیی تھا اونکا انتقال ہوا ۶۷۶ھ مین

سہروردی کا نام عمر بن محمد ہے عوارف المعارف علم تصوف مین اونکی یادگار ہے۔ اونکا انتقال ہوا ۶۳۲ھ مین۔

امام قرطبی کا نام محمد بن احمد ہے۔ اونکا انتقال ہوا ۶۷۱ھ مین۔

ابن رفعہ کا نام احمد بن محمد ہے اُونکا انتقال

ہوا ۷۱۶ھ مین—

امام سبکی کا نام علی بن عبدالکافی ہے اونکا انتقال ہوا ۷۵۶ھ مین—

اسنوی کا نام عبدالرحیم ہے اونکا انتقال ہوا ۷۷۲ھ مین—

امام یافعی کا نام عبداللہ ہے مکہ مین اونکا انتقال ہوا ۷۶۸ھ مین—

اصفونی کا نام عبدالرحمن ہے اونکا انتقال ہوا ۷۵۰ھ مین—

بلقینی کا نام عمر بن رسلان ہے اونکا انتقال ہوا ۸۰۵ھ مین—

دمیری کا نام محمد بن موسی ہے اونکا انتقال

ہوا سنہ ہجری میں۔
حصنی کا نام ابو بکر ہی اونکا انتقال ہوا سنہ ہجری میں
واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

سطرے چند از کاتب سطور ابو البشر
صانہ اللہ تعالے عن الضرر و الخطر

یہ رسالہ موسوم بہ لب التواریخ جسکی کتابت
ابھی ابھی میرے قلم سے اختتام کو پہنچی۔
ایک دلپسند چھوٹا سا تواریخی رسالہ ہے جسکی
بنا معتبر کتابوں کی مضبوط روایتوں سے
مستحکم کی گئی۔ باوجود اختصار کے یہ رسالہ

جمیع انبیاء علیہم السلام کے احوال کو حاوی و
محیط ہے - الحق ہمارے محب - نوجوان
مولف - مولوی حافظ عبدالاول نے اپنی تھوڑی
سی محنت اور وقت صرف کر کے اس رسالہ کو
تیار کیا جو ہمیشہ ایک یادگار رہیگا - خداوند تعالے
مولِف کو جزا اور مولَف کو مقبولیت - کاتب کو اجر
ناظرین کو منفعت عطا فرمائے آمین ثم آمین

ماہ صفر ۱۳۰۹ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کتاب ہذا مطبع اعظم المطابع جونپور
میں حسب الحکم جناب مولوی محمد محسن صاحب
مالک مطبع کے ماہ ربیع الاول ۱۳۰۹ھ میں چھاپی گئی